الحمد للہ والمنۃ

کہ کتاب افادت انتساب

موسوم بہ

تسہیل الفرائض

محتوی مسائل فرائض متعلق مذہب اہل سنت و جماعت

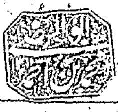
مفید امتحان کمالات

تصنیف شریف فخر الفضلاء قدوۃ النجباء جناب مولوی حافظ محمد عبد اللہ صاحب سلمہ اللہ الوہاب

مدرس عربی مدرسہ چشمہ رحمت واقع غازیپور

بکمال جہد تام و بذل مشقت تمام ترتیب و تالیف کیا واسطے افادہ عام کے

مطبع نظامی میں چھپی



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی یورث الارض من یشاء من عبادہ وہو خیر الوارثین
والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد الذی نطق بفصیح کلامہ تعلموا
الفرائض وعلموہا الناس وہو رحمۃ للعلمین + وعلی آلہ واصحابہ
الذین صدق فیہم ان الارض یرثہا عبادی الصالحون من الخلفاء الراشدین

بعد اسکے خاکسار راجی الی رحمۃ اللہ محمد عبد اللہ عفی عنہ گزارش کرتا ہے کہ بعض احباب نے فرمایا کہ مسائل فرائض کے دریافت کرنیکی اکثر ضرورت پڑتی ہے اور اب تک کوئی ایسی کتاب اس فن کی اردو زبان میں جو مختصر اور عام فہم ہو اور شائقین کو یاد کرنا اوسکا آسان ہو دیکھی نہیں گئی لہذا خاکسار نے یہ رسالہ مختصر مسمی بتسہیل الفرائض کہ اسم بامسمی ہے تالیف کیا اور واسطے رفع انتشار کے صرف مسائل مفتی بہ کو مندرج کتاب و بنظر اظہار اختلاف مع مزید ایضاح بعض مسائل اختلافیہ کو مع توضیح بعض مضامین اور شرح اکثر مثالوں کی حاشیہ پر ثبت کیا

فضائل علم فرائض

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تعلموا الفرائض وعلموها الناس فانها
نصف العلم کذا روایة الفقہاء فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیکھو تم فرائض کو
اور سکھاؤ تم آدمیون کو اسواسطے کہ علم فرائض نصف دین ہے اسی طرح روایت کیا ہے اس
حدیث کو فقہائے اعلام نے فرائض اوس علم کو کہتے ہین جس سے کیفیت تقسیم ترکہ طرف وارثون کے
معلوم ہووے اور سنن دارقطنی اور دارمی مین مروی ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تعلموا العلم وعلموه الناس وتعلموا الفرائض وعلموها الناس فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے سیکھو تم علم کو اور سکھاؤ تم اوسکو لوگون کو اور سیکھو تم فرائض اور سکھاؤ تم اوسکو لوگون کو تاکید
فرمانا تعلم وتعلیم علم فرائض کا بعد مطلق علم کے واسطے زیادہ اہتمام کا کیا اور اظہار شرافت وعظمت علم
فرائض کے ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے من نقص من نصیب
الوارث بغیر علمه فقد نقص الله تعالی من نصیبه فی الجنة یعنی جو شخص
کم کردے حصہ وارثون سے بسبب نادانی کے پس بتحقیق کم کریگا اللہ تعالی اوسکے حصے
جنت مین اس تاکید و وعید سے ظاہر ہوا کہ سیکھنا علم فرائض کا فرض کفایہ ہے اور یہ
علم اشرف وافضل علوم دین کا ہے واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم فقط

ما شاء الله ولا قوة الا بالله

الحمد لله والمنة که درین زمان حسب فرمایش جناب مولوی عبد الصمد صاحب وکیل [illegible] نسخهٔ موسوم به

تسهیل الفرائض

باهتمام الراجی غفران محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان [illegible] محمد مصطفی خان [illegible]

در مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید ۱۲۹۲ھ

فہرست کتاب تسہیل الفرائض

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی حبیبہ محمد سید الانبیاء والمرسلین وآلہ واصحابہ الطیبین الطاہرین اما بعد خاکسار قلیل البضاعہ راجی رحمۃ اللہ محمد حبیب اللہ جعل اللہ اخراہ خیراً من اولاہ خدمات ارباب علم وفضل مین عرض کرتا ہے کہ شخص کم مایہ کی لیاقت نہین کہ کسی علم وفن مین کوئی کتاب تصنیف وتالیف کرے مگر چونکہ بعضے احباب کا اصرار بلیغ ہوا کہ اگر کوئی کتاب حاوی مسائل میراث علم فرائض مین بعبارت عام فہم اردو مین لکھی جاوے تو سب لوگ اوس سے مستفید ہون آخر کار حسب ایمای احباب باوفا مسائل متعلقہ فرائض کتب فقہ سے جو اس فن مین مخصوص ہین مثل سراجی اور اوسکے شروح خصوص فرائض شریفی کہ حاوی مسائل فرائض ہے اور بعض بعض مقامات مین ہدایہ اور شرح وقایہ اور درمختار و علم الفرائض سے استنباط کرکے ان اوراق مین جمع کیا اور نام اس رسالے کا تسہیل الفرائض رکھا اللہ سبحانہ اپنے فضل سے اوسکو قبول فرماوے اور خاص و عام کو اس سے فائدہ پہونچاوے اب ناظرین باتمکین سے یہ امید ہے کہ جب اس سے فائدہ اوٹھاوین تو عاجز کو بدعای خیر یاد فرماوین + اور جس جگہہ کوئی خلل وخطا پاوین تو بنظر عفو وکرم اوسکی اصلاح کردیوین وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فرائض اہل سنت برطبق مذہب حنفی

اہل سنت کے نزدیک مال میت سے پانچ حق بترتیب
ذیل متعلق ہوتے ہین (۱) ادائی دیون متعلقہ بشی
معین (۲) تجہیز و تکفین بلا کمی و بیشی —

(۳) ادائے دیون غیر متعلقہ بشیٔ معین (۴) اجرائے وصیت
خواہ جنب امر کے ہوا ور دوسرا دین ۱۲
(تہائی سے اوس مال کی جو ادائے حقوق بالا سے بچ
رہے) (۵) تقسیم بمیان ورثہ حسب ترتیب ذیل (اوس
مال کو جو ادائے حقوق بالا سے بچ رہے) (۱) ذوی الفروض
(یعنی وہ لوگ جنکے سہام معین ہین) (۲) عصبہ نسبیہ
یعنی جسکے ۱۲
(۳) عصبہ سببیہ (یعنی آزاد کنندہ جسے مولی
العتاقہ کہتے ہین) (۴) عصبہ نسبیہ کا عصبہ بنفسہ

(۵) رَدّ ذوی الفروض نسبتہ پر (بقدر اونکے حصہ رسدی کے)

(۶) ذوی الارحام (یعنی وہ اقربا جو سوای ذوی الفروض و عصبات کے ہین) (۷) مولی الموالات (یعنی وہ شخص جس سے کسی مجہول النسب نے یہ عہد کیا ہو کہ تو میرا مولی ہی جب مین مرون تو تو میری میراث لیجیو اور جو مجھسے کوئی ایسا جرم صادر ہو جس سے دیت لازم آوے تو تو دیجیو اور شخص نے اس بات کو قبول کر لیو)

(۸) مقر لہ بالنسب علی الغیر (یعنی وہ شخص جسکے لیے میت نے ایسے نسب کا اقرار معتبر کیا ہو کہ وہ نسب غیر کیطرف رجوع کرتا ہو اور اوس غیر نے اس اقرار کو تسلیم کیا ہو اور یہ مقر مرتے دم تک

(اس نے اقرار سے نہ پھیر اہو) (۹) مُوصَی لَہٗ بِمَا زَادَ عَلَی الثُّلُث (یعنی وہ شخص جسکے لیے میت نے تہائی مال سے زیادہ کی وصیت کی ہو)

(۱۰) بیت المال (یعنی خزانہ بادشاہ اسلام جس مین مال خراج وغیرہ جمع ہوتا ہی اور اہل استحقاق کو دیا جاتا ہی)

فصل موانع ارث کے بیان مین

موانع ارث پانچ ہین (۱) رِق (یعنی یہ کہ وارث کسی کا شرعی غلام یا لونڈی ہو) (۲) قتل جس سے قصاص

یا کفارہ لازم آوے (۳) اختلاف ملتین (یعنی یہ کہ وارث و مورث مین سے ایک مسلمان ہو دوسرا کافر) (۴) اختلاف دارین غیر اہل اسلام مین (جیسے حربی و ذمی - یا مستامن و ذمی - یا دو مستامن دو مختلف ملکون کے) (۵) اشتباہ وارث و مورث (یعنی نہ معلوم ہونا اس بات کا کہ کون وارث ہے اور کون مورث خواہ بسبب نہ معلوم ہونے ترتیب موت کے خواہ بجہت اور کسی سبب کے)

باب تعداد فروض اور تعداد رجالات ذوی الفروض کے بیان میں

(۱) کل فروض (یعنی سہام) چھ ہیں — نصف — ربع — ثمن — ثلثین — ثلث — سدس (۲) کل ذوی الفروض بارہ شخص ہیں — ازانجملہ چار مرد ہیں — اَب (یعنی باپ) جدّ صحیح (یعنی باپ کا باپ — باپ کے باپ کا باپ یعنی دادا پردادا جہاں تک اوپر ہو) — اخ لام (یعنی اخیافی بھائی) — زوج (یعنی شوہر) — اور آٹھ عورتیں — زوجہ — بنت (یعنی بیٹی) — بنت الابن (یعنی پوتی پرپوتی جہاں تک نیچے ہو) — اخت لاب و ام (یعنی عینی بہن) — اخت لاب (یعنی علاتی بہن) اخت لام (یعنی اخیافی بہن) — اُم (یعنی ماں) جدّہ صحیحہ (یعنی دادی — نانی جو بیچ میں واسطے جد فاسد یعنی نانا کے علاوہ رکھتی ہو)

آب کے تین حال ہین فرض مطلق (یعنی
فقط سدس) جب میت کا ابن (یعنی بیٹا) یا ابن الابن
(یعنی پوتا پروتا جہانتک نیچے ہو) موجود ہو — فرض و
تعصیب دونون جب بنت یا بنت الابن موجود ہو —
تعصیب محض جب ان مذکور لوگون مین سے کوئی موجود نہو
حال جد صحیح جد صحیح درصورت نہونے
آب کے حکم آب کا رکھتا ہے — اور آب کے ہوتے محروم ہو

اولاد الام (یعنی اخیافی بھائی بہن) کے تین حال ہین

سدس جب ایک ہون ـ ثلث جب دو یا زیادہ ہون ـ اسی ثلث کو

آپس مین برابر بانٹ لین ـ محروم جب ولد (یعنی بیٹا بیٹی) یا ولد

الابن (یعنی پوتا پوتی جہانتک نیچے ہون) یا اب یا جد صحیح موجود ہون

زوج کے دو حال ہین نصف جب ولد یا ولد الابن موجود نہون ـ ربع

جب ان مین سے کوئی موجود ہو زوجہ کے دو حال ہین ربع جب ولد یا

ولد الابن موجود نہون ـ ثمن جب انمین سے کوئی موجود ہو بنت کے تین حال ہین

نصف جب ایک ہون ـ ثلثین جب دو یا زیادہ ہون ـ للذکر مثل حظ الانثیین

(یعنی جتنا ہر ایک عورت کو اوس کا دونا ہر ایک مرد کو) جب ابن موجود ہو

بنت الابن کے چھ حال ہیں نصف جب

ایک ہوں۔ ثلثین جب دو یا زیادہ ہوں۔ سدس جب

جب ایک بنت موجود ہو۔ محروم جب دو بنت موجود ہوں۔ الّا [illegible]

مثل حظ الانثیین جب ابن الابن معہ موجود ہو۔ محروم جب ابن موجود ہو

اخت لاب و ام کے پانچ حال ہین نصف جب ایک
(عینی بہن ۱۲)

ہون — ثلثین جب دو یا زیادہ موجود ہون — للذکر مثل حظ
(اسی ثلثین کو آپس مین برابر بانٹ لین ۱۲)

الانثیین جب اخ لاب و ام (یعنی عینی بھائی) موجود ہو — باقی

جب بنت یا بنت الابن موجود ہو — محروم جب ابن یا ابن الابن

یا اب یا جد صحیح موجود ہون — اخ لاب و ام بھی اس حالت مین

محروم ہی اخت لاب کے سات حال ہین نصف
(علاتی بہن ۱۲)

جب ایک ہون — ثلثین جب دو یا زیادہ ہون — سدس جب

ایک اخت لاب و ام موجود ہو — محروم جب دو اخت لاب و ام موجود

ہون — للذکر مثل حظ الانثیین جب اخ لاب موجود ہو — باقی
(اور اخ لاب موجود نہو ۱۲)

جب بنت یا بنت الابن موجود ہو۔ محروم جب ابن یا ابن
الابن یا اب یا جد صحیح یا اخ لاب و ام یا اخت لاب و ام
مع البنت موجود ہوں۔ ف اخ لاب بھی اس حالت میں
محروم ہے ام کے تین حال ہیں سدس جب
ولد یا ولد الابن یا کسی طرح کے دو یا زیادہ بھائی بہن موجود
ہوں۔ ثلث کل جب مذکور لوگ موجود نہوں ثلث
باقی بعد دینے حصہ زوج یا زوجہ کے صرف ان دو صورتوں میں

یعنی جو کچھ زوج یا زوجہ کو دیکر رہے اوسکا ثلث ۱۲

مسئلہ ۶

زوج	ام	اب
۳	۱	۲

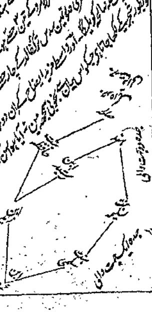
مسئلہ ۴

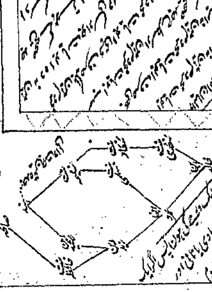
زوجہ	ام	اب
۱	۱	۲

جدۂ صحیحہ کے دو حال ہین سدس اگرچہ کتنی ہی ہون اور کیسی ہی ہون بشرطیکہ ایک درجے کی ہون۔

دو دور والیان نزدیک والیون کے ہوتے اور سب (ابویات ہون یا امیات) ام کے ہوتے اور صرف ابویات اب کے ہوتے اور جد صحیح سے اوپر والیان جد صحیح کے ہوتے محروم

[illegible]





باب ۲ عصبات کے بیان میں

(۱) عصبات نسبیہ کی تین قسم ہیں۔ عصبہ بنفسہ۔ عصبہ بغیرہ۔ عصبہ مع غیرہ (۲) عصبہ بنفسہ وہ عصبہ مذکر ہے جو میت سے بواسطے مؤنث کے علاقہ رکھتا ہو (۳) عصبہ بنفسہ کی ترتیب ذیل چار صنف ہیں۔ فرع میت (یعنی ابن۔ ابن الابن) اصل میت (یعنی اب۔ جد صحیح) فرع اب میت (یعنی اخ لاب و ام یا لاب فقط۔ یا ابن الاخ لاب و ام یا لاب فقط) فرع جد میت (یعنی عم لاب و ام یا لاب فقط۔ یا ابن العم لاب و ام یا لاب فقط) (۴) ہر ایک صنف اسی ترتیب سے میراث پاتے ہیں (۵) پھر ہر ایک صنف میں قرب درجہ سے ترجیح ہوتی ہے (یعنی نزدیک کے الا دور والے پر مقدم کیا جاتا ہے) (۶) پھر اگر درجے میں سب برابر ہوں تو قوت قرابت سے ترجیح ہوتی ہے (یعنی [illegible] والا

بیٹا۔ پوتا پرپوتا جہاں تک نیچے ہو

یعنی حقیقی بھائی یا علاتی بھائی — یعنی حقیقی بھتیجا یا علاتی بھتیجا

یعنی حقیقی چچا یا علاتی چچا — یعنی حقیقی چچا کا بیٹا یا علاتی چچا کا بیٹا

ایک قرابت والے پر مقدم کیا جاتا ہی (۷) عصبہ بالغیر (یعنی وہ عصبہ

مؤنث جو اپنے بھائیوں کی جہت سے عصبہ ہو جاویں) صرف چار

عورتیں ہیں جنکا فرض نصف و ثلثین ہو (۸) عصبہ مع غیرہ وہ عورت ہی جو

دوسری عورت کیساتھ ہوکے عصبہ ہو جاوے جیسے اخت بنت یا بنت الابن کیساتھ

(۹) آخر عصبات عصبۂ سببیہ ہی (یعنی آزاد کنندہ بلاواسطہ ہو یا بواسطہ مرد ہو یا
یعنی وہ عصبہ جسکو عصوبیت بسبب آزاد کرنیکے حاصل ہوئی ہو جیسے

عورت پھر اوس کا عصبہ بنفسہ حسب ترتیب مذکور (۱۰) جو شخص کہ اپنے ذو رحم محرم کا

[illegible]

۵۵ قولہ پھر اوس کا عصبہ بنفسہ یعنی بعد مولی العتاقہ کے مستحق میراث اوسکے عصبہ ذکور ہیں [illegible]

[illegible]

۵۸ قولہ حسب ترتیب [illegible] اصل مولی العتاقہ [illegible] مستحق میراث ہیں اور جب وہ بھی نہ ہوں [illegible] مولی العتاقہ [illegible]

مالک ہو جاوے تو مجبور مالک ہو جانیکے وہ ذو رحم محرم اسکی جانب سے آزاد ہو جاتا ہی اور یہ شخص اس ذو رحم محرم کا مولی العتاقہ کہا جاتا ہی

باب حجب کے بیان میں

(۱) حجب دو قسم پر ہی - حجب نقصان - حجب حرمان (۲)

حجب نقصان یہ ہی کہ ایک وارث کو بسبب ہونے دوسرے وارث کے کم ملے اور یہ پانچ شخصوں کے لیے ہی - زوجین - ام - بنت الابن - اخت لاب

(۲) حجب حرمان یہ ہی کہ ایک شخص کو بسبب ہونے دوسرے شخص کے کچھ نہ ملے اور یہ مبنی ہی دو قاعدوں پر (ق) جو شخص کہ میت کی طرف بواسطے کسی دوسرے کے منسوب ہو تو وہ شخص اس دوسرے کے ہوتے محروم ہی مگر اولاد الام (ق) ہر دو

نزدیک والیکے ہوتے محروم ہی (۴) ممنوع کسیکا حاجب نہین ہوتا (۵) محجوب دوسریکا حاجب ہوتا ہے

جیسا کہ باب العصبات مین معلوم ہوا ۱۲

باب مخارج الفروض کے بیان مین

(۱) کل فروض (جنکا ذکر اوپر ہو چکا) دو قسم پر ہین + اول نصف

باب اول کے شرح مین صفحہ ۹ مین ۱۲

ربع ثمن + دوم ثلثین ثلث سدس (۲) ان فروض کے

مخرجون کے دریافت کرنیکے لیے پانچ قاعدے ہین + ق ۱ جب مسائل

مین ان فروض مین سے ایک ایک آوین تو مخرج اونکا ہمنام اونکا ہوگا جیسے ربع

مذکورہ ۱۲

کا اوسکا مخرج اربعہ (یعنی چار) ہی اور ثمن کہ اوسکا مخرج ثمانیہ (یعنی آٹھ) ہی اور ثلثین و

ثلث کہ ہر ایک کا مخرج ثلاثہ (یعنی تین) ہی اور سدس کہ اوسکا مخرج ستہ (یعنی چھ)

مگر نصف کہ اوس کا مخرج اثنین یعنی دو ہی + ق ، حساب فرض

مین دو دو یا تین تین آوین اور سب ایک ہی قسم کے ہون تو اونکا مخرج وہی

ہوگا جو اونمین سے چھوٹے کا مخرج ہی - جیسے نصف و ربع کہ اونکا مخرج اربعہ ہی

اور نصف و ثمن کہ اون کا مخرج ثمانیہ ہی - اور ثلثین و ثلث کہ اونکا

مخرج ثلاثہ ہی اور ثلثین و سدس - اور ثلث و سدس - اور ثلثین و

ثلث و سدس کہ اونکا مخرج ستہ ہی + ق + جب پہلی قسم مین سے

نصف دوسری قسم کے ایک یا دو یا کل کے ساتھ ملے تو مخرج چھ ہوگا

+ ق + جب پہلی قسم مین سے ربع دوسری قسم کے ایک یا دو یا کل کے ساتھ ملے تو

مخرج بارہ ہوگا + ق + جب پہلی قسم مین سے ثمن دوسری قسم کے ایک یا دو یا کل کے ساتھ

ملے تو مخرج چوبیس ہوگا۔ **فرع** + جب پہلی قسم میں سے نصف و ربع۔ یا نصف و ثمن دوسری قسم میں سے کسیکے ساتھ ملیں تو پہلی صورت میں مخرج بارہ ہوگا اور دوسری صورت میں چوبیس

یعنی جس صورت میں نصف و ربع دوسری قسم کے ساتھ ملیں ۱۲

باب ۵ عول کے بیان میں

(۱) جب کبھی سہام مخرج سے بڑھ جاتے ہیں تو مخرج کو بھی بڑھا لیتے ہیں اس بڑھا لینے کو عول بولتے ہیں (۲) مخارج سات ہیں

جیسا کہ مثالوں سے واضح ہوگا ۱۲

جنمیں سے چار میں عول نہیں ہوتا۔ اور وہ یہ ہیں دو۔ تین۔ چار۔ آٹھ اور تین میں عول ہوتا ہے۔ اور وہ یہ ہیں۔ چھ۔ بارہ۔ چوبیس۔ چھ کا عول دس تک ہوتا ہے طاق بھی اور جفت بھی

بارہ کا عول سترہ تک ہوتا ہی صرف طاق ہو چوبیس کا عول ستائیس تک ہوتا ہی

فقط ایکبار جیسے اس ستائیسویں مسئلے میں

فصل تماثل و تداخل و توافق و تباین کے بیان مین

(۱) دو برابر عدد دونکو متماثلین کہتے ہیں اور انکی نسبت کو تماثل جیسے ۴ + ۴ (۲) ایسے دو چھوٹے بڑے عدد دونکو جنمین بڑا چھوٹے پر پورا تقسیم ہو جاے و متداخلین کہتے ہیں اور انکی نسبت کو تداخل جیسے ۳ + ۶ (۳) ایسے دو چھوٹے بڑے عدد دونکو جنمین بڑا چھوٹے پر پورا تقسیم نہو سکے لیکن دونون کسی تیسرے عدد پر پورے تقسیم ہو جاوین متوافقین کہتے ہیں اور انکی نسبت کو توافق جیسے ۴ + ۶

کہ ۲ پر دونوں پورے تقسیم ہو جاتے ہین (۴) ایسے دو چھوٹے بڑے
عددون کو جنمین نہ بڑا چھوٹے پر پورا تقسیم ہو سکے نہ دونوں کسی تیسرے عدد پر
متباینین کہتے ہین اور انکی نسبت کو تباین جیسے ۴ + ۵ طریق
دریافت کرنے توافق و تباین کا دو مختلف عددون مین یہ
کہ چھوٹے عدد کو بڑے عدد سے جتنی بار طرح دے سکتے
ہون طرح دین - اگر کچھ نہ باقی رہے فبہا ورنہ باقی کو اوس چھوٹے
سے طرح دین - پھر اگر کچھ باقی رہے تو اس باقی کو بھی اوس باقی
سے طرح دین اسیطرح جانبین سے جہانتک ہو سکے طرح دیتے جاوین
یہانتک کہ کچھ نہ باقی رہے - پس جسکو آخر مین طرح دیا ہے اگر ایک ہے تو تباین سمجھین

اور جو عدد ہو تو توافق جانیں۔ پھر اگر عدد مذکور ۲ ہو تو توافق بالنصف

ہے۔ اور ۳ ہو تو توافق بالثلث۔ اور ۴ ہو تو توافق بالربع۔ اسی طرح دس تک

اور بعد دس کے توافق بجزء ہوتے ہیں (یعنی گیارہ ہو تو توافق بجزء من احد عشر

اور بارہ ہو تو توافق بجزء من اثنی عشر اور تیرہ ہو تو توافق بجزء من ثلثۃ عشر علی ہذا القیاس

باب التصحیح کے بیان میں

(۱) جب کبھی وارثوں کے سہام میں کسر پڑتی ہے تو اس کسر کو صحیح بنا ڈالتے ہیں اس صحیح بنا ڈالنے کو تصحیح بولتے ہیں (۲) تصحیح کے جتنے قاعدے ہیں + (۳) جب کسر صرف ایک فریق پر واقع ہو تو اس فریق کے سہام رؤس میں نسبت لحاظ کریں + اگر تباین ہو تو کل رؤس کو اصل مسئلہ میں اور درصورت عول کے عول میں ضرب دیں جیسے

مسئلہ ۶ تصحیح ۳۵ عـ ۵ احت لاب ۵ ام ۳۰ — ق + اور اگر توافق ہو تو وفق

رؤس کو اصل مسئلہ مین اور درصورت عول کے عول مین

ضرب دین جیسے مسئلہ ۶ تصحیح ۳۰ — اب ۵ ام ۵ ۱۰ بنت ۲۰

مسئلہ ۱۲ عـ ۱۵ تصحیح ۳۴۰ — زوج ۴۵ اب ۴۰ ام ۴۰ ۴ بنت ۱۶۰

(۴) جب کسر دو فریق یا زیادہ پر واقع ہو تو اول جن جن فریق پر کسر واقع ہوئی ہو اون کے سہام و رؤس مین مثل سابق کے نسبت لحاظ کرین۔ اگر توافق ہو تو وفق رؤس کو اور تباین ہو تو کل رؤس کو

یہان بھی توافق سے عام مراد ہے جیسا کہ حاشیہ پر مفصل بیان گذرا ۱۲

محفوظ رکھین۔ پھر اعداد محفوظہ مین باہم نسبت لحاظ کرین + ق

اگر تماثل ہو تو اون مین سے کسی ایک کو اصل مسئلہ مین اور درصورت عول کے

یعنی سب اعداد محفوظہ متماثل ہون ۱۲ منہ — اور درصورت عول کے ۱۲

۲۶

عمل ... مسبع ... مثمنہ ... متسعہ ... معشرہ

[illegible]

۲۷

ق ۸ + اگر تداخل ہو تو اون مین ٹرے عدد کو اصل مسئلہ مین اور

در صورت عول کے عول مین ضرب دین جیسے مسئلہ ۱۲ تصحیح ۱۴۴

۴ زوجہ ۳ جدہ ۱۲ عم

اور در صورت رد کے رد مین ۱۲

مسئلہ ۲۴ تصحیح ۱۰۸

ق ۹ + اگر تباین ہو تو ایک کو دوسرے مین

لیعنی سب اعداد مع فوق الاثنین باہم متباین ہون

ضرب دین پھر اوسکے حاصل کو تیسرے مین - اسیطرح اوسکے

اگر تیسرا ہو

حاصل کو چوتھے مین - پھر حاصل اخیر کو اصل مسئلہ مین اور در صورت عول

اگر چوتھا ہو

کے عول مین ضرب دین جیسے مسئلہ ۲۴ تصحیح [illegible]

[illegible]

اسکو انیت کو اور ۲۴ جدہ کو اور ۱۲ ساتھ تحم کو اب یہ کسی پر نہین ٹوٹتے سب

مسئلہ ۲۴ تصحیح ۱۲۰

زوجہ	بنت	جدہ	عم
۳	۱۲	۲	۲
۴۰	۲۸۰	۱۲۰	۱۲۰

وقف + اگر اعداد محفوظہ مین سے کسی دو مین توافق ہو تو ایک کے
وفق کو دوسرے کے کل مین ضرب دین پھر اوسکے حاصل اور تیسرے مین
نسبت لحاظ کرین ۔ اگر توافق ہو تو بدستور ایک کے وفق کو دوسرے کے کل مین
اور تباین ہو تو ایک کے کل کو دوسرے کے کل مین ضرب دین اسطرح اس حاصل اور
چوتھے مین نسبت لحاظ کرکے بدستور عمل کرین پھر حاصل اخیر کو اصل
مسئلہ مین اور بصورت عول کے عول مین ضرب دین جیسے

مسئلہ ۲۴ تصحیح ۴۳۲۰

۴ زوجہ	۱۸ بنت	۱۵ جدہ	۹۶ عم
۳	۱۶	۴	۱
۵۴۰	۲۸۸	۴۲۰	۱۸۰

مسئلہ ۲۴ تصحیح ۸۶۴۰

۴ زوجہ	۱۶ بنت	۱۵ جدہ	اب
۳	۱۶	۴	۴
۵۴۰	۲۸۸۰	۴۲۰	۴۲۰

فرع اگر کبھی اعداد محفوظہ میں کئی نسبتیں جمع ہو جاوین تو اعداد متماثلہ میں سے کسی ایک کو اور اعداد متداخلہ میں سے بڑے کو لے لیں اور باقی اعداد میں حسب قواعد سابقہ کے عمل کریں

فصل ۳

(۱) اگر اس بات کا دریافت کرنا منظور ہو کہ ہر فریق کو تصحیح سے کتنا پہونچتا ہے تو جتنا ہر فریق کو اصل مسئلہ یا عول سے ملا ہے اوسکو اوس عدد میں ضرب دیں جسکو اصل مسئلہ یا عول میں ضرب دیا تھا جو حاصل ہو وہی حصہ اوس

فریق کا ہی تصحیح سے (۲) اور اگر اس بات کا دریافت کرنا منظور ہو کہ
ہر ایک شخص کو تصحیح سے کتنا پہونچا ہی تو جتنا ہر فریق کو تصحیح سے ملا ہی
اوسکے اشخاص پر تقسیم کر دین جو خارج قسمت ہو وہی حصہ اوس فریق کے ہر شخص کا ہی

باب رد کے بیان مین

(۱) رد عول کا ضد ہی (۲) جو کچھ ذوی الفروض سے بچے اور عصبات
کسی قسم کے نہون تو سوای زوجین کے اونھین ذوی الفروض پر بقدر
اونکے حصہ رسدی کے رد ہوگا (۳) رد کے چار قاعدے ہین ق
جب مسئلے مین صرف من یرد علیہ ایک جنس ہون تو مسئلہ اونکے روس سے ہوگا جیسے

مسئلہ ۲ بنت — مسئلہ ۳ بنت — مسئلہ ۵ جدہ — ق جب

مسئلے مین صرف من یرد علیہ دو جنس یا تین جنس ہون تو مسئلہ اونکے سہام سے ہوگا

(یعنی ۶ سے ہوگا جب مسئلے مین دو سدس ہون - اور ۳ سے جب ثلث و سدس ہون - اور ۴ سے جب نصف و سدس ہون اور ۵ سے جب ثلثین و سدس یا نصف و دو سدس یا نصف و ثلث ہون)

ق + جب من یرد علیہ ایک جنس ہون اور اونکے ساتھ من لا یرد علیہ بھی ہو تو من لا یرد علیہ کا فرض اوسکے اقل مخارج سے دیکر دیکھین - باقی اگر روس من یرد علیہ پر پورا تقسیم ہو جاوے فبہا جیسے

یعنی جو کچھ بعد دینے فرض من لا یرد علیہ کے بچ رہے

ورنہ حسب قواعد تصحیح کے عمل کرین جیسے

مسئلہ ۴
زوج ۱ — ۳ بنت ۳

مسئلہ ۴ تصحیح ۲۰
زوج $\frac{1}{5}$ — ۵ بنت $\frac{3}{15}$

مسئلہ ۸ تصحیح ۱۲۰
۴ زوجہ $\frac{1}{15}$ — ۵ بنت $\frac{7}{105}$

مسئلہ ۴ تصحیح ۸
زوج $\frac{1}{2}$ — ۶ بنت $\frac{3}{6}$

پنجم + جب من یرد علیه دو جنس ہون اور اونکے ساتھ من لا یرد علیه بھی ہو تو من لا یرد علیه کا فرض اوسکے اقل مخارج سے دیکر دیکھین۔ باقی اگر سہام من یرد علیه پر پورا تقسیم ہو جاوے فبہا اور ایسی صورت مین ہوتا ہی کہ زوجہ کو ربع ملے اور باقی درمیان اہل رد کے ۴ حصے ہون جیسے

مسئلہ ۴

زوجہ	جدہ	۲ اخت اخیافی
۱	۱	۲

ورنہ کل سہام من یرد علیه کو اقل مخارج مذکور مین ضرب دین۔ پھر فرض من لا یرد علیه کو کل سہام من یرد علیه مین اور سہام ہر فریق من یرد علیه کو باقی مذکور مین ضرب دین۔ جو حاصل ہو وہی حصہ دونون کا ہوگا جیسے

مسئلہ ۴۰ تصحیح ۳۲۰

۴ زوجہ	۵ بنت	۲ جدہ
[illegible]	۱۲۸۰	۲۲

(۴) پھر اگر کسی فریق پر کسر واقع ہو تو حسب قواعد تصحیح کے صحیح کرلین

باب مُناسخے کے بیان مین

(۱) بسبب مرجانے کسی وارث کے قبل تقسیم ترکے کے اوسکے وارثون کی طرف اوسکے حصے کے منتقل ہوجانے کو مناسخہ کہتے ہین (۲) اگر ورثۂ میت ثانی سوای میت ثانی کے وہی ہون جو ورثۂ میت اول تھے اور طریقہ تقسیم درمیان ورثۂ میت ثانی کے اوسکے مرجانے سے نہ بدلے تو ایسی صورت مین ایک ہی تقسیم کافی ہوگی

۳۴

(۳) اگر طریقہ تقسیم بدل جاوے یا ورثہ میت ثانی وہی نہوں جو ورثہ میت اول تھے تو اولاً مسئلہ میت اول کی تصحیح کریں اور اوسکے ہر وارث کے سہام دیدیں۔ پھر مسئلہ میت ثانی کی تصحیح کرکے اوسکے ہر وارث کے سہام دیدیں۔ پھر حصہ میت ثانی کو (جسے مافی الید کہتے ہین) تصحیح ثانی کی دوسری جانب مین الگ لکھکر تصحیح ثانی اور مافی الید کو مین نسبت لحاظ کرین

(۴) اگر مافی الید تصحیح ثانی پر پورا تقسیم ہوجاوے فبہا جیسے

مسئلہ ۔۔۔ کرم مسئلہ استقامت مافی الید ۳

(۵) ورنہ اگر دونوں مین تباین ہو تو کل تصحیح ثانی کو کل تصحیح اول مین

یعنی اگر مافی الید تصحیح ثانی پر پورا تقسیم ہو تو اگر دونوں مین تباین ہے ۱۲

ضرب دین جیسے مسئلہ ۵ زید مسئلہ تصحیح ۸

شاکر عم	زوجہ عابدہ	
۳	۱/۴	

شاکر ۳ سے تباین مافی الید ۳

مسئلہ ۸ الاحیاء المسلمین ۱۲

ابن رحیم	ابن کریم	عابدہ	رحیم	کریم
۱/۴	۱/۴	۲	۳	۳

(۶) اور اگر توافق ہو تو وفق تصحیح ثانی کو کل تصحیح اول میں ضرب دین جیسے

مسئلہ ۸ زید مسئلہ تصحیح ۸

صابر ۳ مسئلہ ۶ توافق بالثلث مافی الید ۳

زوجہ زاہدہ	صابر عم	ابن رحیم	ابن کریم	بنت رحیمہ	بنت کریمہ
۱/۴	۳	۲	۲	۱	۱

الاحیاء المسلمین ۸

زاہدہ	رحیم	کریم	رحیمہ	کریمہ
۲	۲	۲	۱	۱

(۷) پھر سہام ہر وارث میت اول کو کل تصحیح ثانی میں اور در صورت توافق کے وفق تصحیح ثانی میں

سوای میت ثانی کے ۱۲

در صورت تباین کے ۱۲

۳۵

ضرب دین - اور سہام ہر وارث میت ثانی کو کل مافی الیدین

اور در صورت توافق کے وفق مافی الیدین ضرب دین (۸) اگر دو

زیادہ ہون (جیسے ایک عورت نے زوج اور بنت اور ام کو چھوڑا پھر

قبل تقسیم ترکہ کے زوج مرگیا اور ایک زوجہ اور اب و ام کو چھوڑا - پھر اسطرح

بنت مرگئی اور ایک جدہ اور دو ابن اور ایک بنت کو چھوڑا -

پھر اسیطرح ام مرگئی اور زوج اور دو اخ کو چھوڑا) تو ایسی صورتمین

مبلغ کو بجای تصحیح اول کے اور تصحیح ثالث کو بجای تصحیح ثانی کے مانکر

عمل کرین اسیطرح میت رابع وخامس وسادس وغیرہ مین جہانتک ہون

عمل کرین (۹) پھر جب سب مین عمل کرچکین تو ایک مدا کینا کا اس صورت

(الاحـــــــــــو) کا کھینچکر اوسکے اوپر مبلغ اور اوسکے نیچے زندہ ورثہ کے نام اور ہر ایک کے سہام جوڑ کر لکھدین۔ بعد اوسکے یہ عبارت لکھین

لیعنی جنکے مرنیکا ذکر اوپر نہوا ہو ۱۲

(بعد تقدیم ما تقدم علی الارث ورفع موانعہ ترکہ فلان اتنے سہام پر منقسم ہو کر از انجملہ اتنے سہام فلان کو اور اتنے فلان کو الخ پونہچے واللہ اعلم بالصواب)

یعنی بعد ادا کرنے اوس چیز کے جو ارث پر مقدم ہے اور نہونے موانع ارث کے ۱۲

فصل ۴ بیان مین طریقہ تقسیم ترکات کے ورثہ وغیرہ کو

(ا) اگر اس بات کا دریافت کرنا منظور ہو کہ ہر فریق یا ہر ایک شخص کا حصہ ترکے سے کتنا ہوتا ہے۔ تو جتنا ہر فریق یا ہر ایک شخص کو تصحیح سے ملا ہے اسکو کل ترکے مین صورت تباین اور وفق ترکے مین صورت توافق کے ضرب دین

یا کل ترکہ مین ۱۲

پھر حاصل کو کل تصحیح پر پہلی صورت مین اور وفق تصحیح پر دوسری صورت مین تقسیم کرین خارج قسمت حصہ اوس فریق یا اوس شخص کا ہوگا جیسے

یعنی تباین الخ

مسئلہ ۶ تباین ترکہ ۷ دینار		
بنت	اب	ام
۳	۱	۱
$3\frac{1}{2}$ دینار	$1\frac{1}{6}$ دینار	$1\frac{1}{6}$ دینار

(۴) اگر ترکے مین عدد صحیح اور کسر مرکب ہو (یعنی مذکور ۱۲) دونون ہون تو عدد صحیح کو اوس کسر کے مخرج مین ضرب دین۔ پھر حاصل کے ساتھ صدد کسر کو جوڑ لین۔ اسیطرح تصحیح کو بھی مخرج مذکور مین ضرب دین۔ پھر اس حاصل اخیر اور حاصل ثانی مین باہم نسبت لحاظ کرکے بدستور عمل کرین

مسئلہ زوج بالنصف ترکہ ۸ دینار

۲ بنت	اب	ام
دینار	دینار	دینار

مسئلہ بحال خیر ۱۲ تا باین ترکہ دینار

۲ بنت	اب	ام
دینار	دینار	دینار

مسئلہ (۴۲) اگر اس

مسئلہ ۔ حاصل ضرب ۱۲	توافق بالثلث	ترکہ ۴ دینار ۱۵
۲ بنت	اب	ام
۶ دینار	۲ دینار	۲ دینار

بات کا دریافت کرنا منظور ہو کہ حصہ ہر غریم کا ترکے سے کتنا ہوتا ہے۔ تو ہر غریم کو بمنزلہ ایک وارث کے اور ہر ایک کے دین کو بمنزلہ سہام وارث کے اور مجموع دیون کو بمنزلہ التصحیح کے سمجھیں اور بدستور عمل کریں

جیسے

مسئلہ خالد مجموع دیون ۱۲ دینار	تباین	ترکہ ۸ دینار
غریم زید	غریم عمرو	غریم بکر
۳ دینار	۴ دینار	۵ دینار

مسئلہ خالد مجموع دیون ۱۲ دینار	توافق بالنصف	ترکہ ۱۰ دینار
غریم زید	غریم عمرو	غریم بکر
۳ دینار	۴ دینار	۵ دینار

فصل تخارج کے بیان میں

جب کوئی وارث اپنے سہام کے بدلے کوئی چیز ترکے سے لیکر صلح کر

(اور اسکو تخارج کہتے ہین) تو تصحیح مسالے کی بشمول

اوسکے کرکے اوسکے سہام کو تصحیح سے طرح دیدین پھر باقی

ترکہ کو باقی ورثہ کے سہام پر تقسیم کرین۔ یہی حال نیم کا بھی کر

باب ۹ ذوی الارحام کے بیان مین

(۱) ذوی الارحام بترتیب ذیل چار صنف مین۔

لیعنی وہ قرابت والے جو سوای ذوی الفروض و عصبات کے ہیں جیسا

فرع میت۔ (یعنی اولاد بنات۔ اولادِ بنات

اصل میت۔ (یعنی اجدادِ فاسدین۔ جدات فاسدات)

فرع اب میت یا اُم میت

۴۱

(یعنی اولادِ خواہران ۔ بناتِ برادران ۔ پسرانِ برادرانِ اخیافی

فرعِ جد یا جدہ میت ۔ (یعنی عمات ۔ اعمامِ اخیافی

بناتِ اعمام ۔ اخوال ۔ خالات ۔ اولاد اس صنف کی)

(۴) اسی ترتیب سے ہر ایک صنف میراث پاتے ہین

پہلی صنف کا بیان

(۱) اگر سب درجے مین برابر نہون تو اقرب اولی ہوگا جیسے

مسئلہ
بنت البنت — ابن بنت الابن (۲) ورنہ اگر بعض ولد وارث ہون

اور بعض ولد ذوی الارحام تو ولد وارث اولی ہوگا جیسے

مسئلہ
بنت — بنت ابن (۳) ورنہ خواہ سب

کو مشائخ نے ... اسنے امام ابو یوسف رح کا قول اختیار کیا ہے اسلیے کہ اونکے قول پر فتوی دینا بہت آسان ہے

ولد وارث ہون یا سب ولد ذوی الارحام دونون صورتون مین

اگر اونکے اصول کے کسی بطن مین اختلاف مذکورت وانوثت

نہو تو انھین فروع موجودین پر باعتبار اونکے صفات کے تقسیم

کرین (یعنی اگران فروع موجودین مین اختلاف مذکورت وانوثت

نہو تو سب کو برابر دین جیسے مسئلہ

مسئلہ — ابن / بنت

مسئلہ — ابن بنت بنت — ورنہ للذکر مثل حظ الانثیین جیسے

مسئلہ — بنت ابن — (۴) ورنہ اونکے اصول کے

جس بطن مین اختلاف ہو اوس بطن پر للذکر مثل حظ الانثیین

تقسیم کرکے ہر ایک کے سہام اوسکے فروع موجودین کو دین

جیسے مسئلہ ۵۲ (۵) اگر اصول کے کئی بطنون مین اختلاف ہو

تو اولاً اعلیٰ خلاف پر (یعنی اوس بطن پر جو بطون مختلفہ مین سب سے

اوپر ہو) للذکر مثل حظ الانثیین تقسیم کرین - پھر ہر ایک طائفہ ذکور واناث کو

اوسکے نیچے ایک ایک خط عرضی کھینچ کے الگ الگ کرکے ہر ایک طائفے کے سہام کو

جمع کرکے خط مذکور کے نیچے رکھدین - پھر ہر ایک طائفے کے نیچے کے بطون مین لحاظ کرین کہ اب

اونمین اعلیٰ خلاف کون ہے جو اون مین اعلیٰ خلاف ہو اوس پر بھی اوس طائفے کے

سہام کو بطریق مذکور تقسیم کرین - پھر باقی عمل بدستور کرین - اسیطرح

جہانتک اصول کے بطون مین اختلاف پاوین عمل کرتے جاوین -

پھر جب اصول کے سارے بطون مختلفہ مین عمل کر چکین - تو اگر آخر

بطن مین بھی اختلاف ہو تو اوس مین بھی یہی عمل کرین - پھر سہام

ذکور ذکور کے فروع موجودین کو اور سہام اناث اناث کے فروع موجودین کو دین جیسے

مسئلہ ۱۵ تصحیح ۶۰ — ۹۰

بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	ابن	ابن	ابن
بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت
بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	ابن	ابن	ابن	بنت	بنت	ابن
بنت	بنت	بنت	ابن	ابن	ابن	بنت	بنت	ابن	بنت	بنت	بنت
بنت	بنت	ابن	بنت	بنت	ابن	بنت	بنت	بنت	بنت	ابن	بنت
بنت	ابن	بنت	ابن	بنت	بنت	ابن	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت
سلیمہ	رحیم	نعیمہ	کریم	عظیمہ	جسیمہ	سلیم	سعید	حمید	رحیمہ	کریمہ	حلیمہ
۱	۲	۳	۴	۲	۴	۶	۳	۹	۱/۴	۲/۸	۳/۱۲

ہم اعلی خلاف

ابن ہی تو بطن پنجم کو دیکھا

بنت و ابن پر منقسم ہی اعلی خلاف پایا

(یعنی بطن چہارم) میں اختلاف معین ہی پس تقسیم

جزو بھی سہام اناث (یعنی ۳) کو بطریق مذکور تقسیم کیا

ایک بنت اور دو ابن کو دو طرح سے

بہر حال چونکہ اب دونوں طائفہ میں کچھ اختلاف نہ باقی

پس لہذا سہام ابن اور ابن فرع موجود (یعنی ۱۲) کو اور سہام

بنت اور ابن فرع موجود (یعنی ہر تیسرا) کو دیدیا

بطن اول کے طائفہ اناث کے پیشتر کے بطنوں میں

تو لحاظ کیا اب اون میں اعلی خلاف کون ہو تو بطن سوم

اعلی خلاف پایا اسلیے بطن دوم میں اختلاف معین ہی

پس بطن سوم میں بھی سہام اناث (یعنی ۵) کو بطریق مذکور

تقسیم کیا اور چونکہ اس بطن میں ۱۰ بنت اور ۳

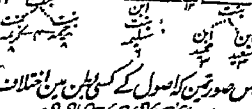
ابن ہیں اور ۱۲ ابن ہیں

[illegible]

ہم یہ بیان مختصا طریقہ التقسیم کا امام محمدؒ کے قول پر۔ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک اس مسئلے میں بھی فرع موجود [illegible] ۱۵ سے مسئلہ ہو کے ایک ایک ابن کو [illegible] اور ایک ایک بنت کو [illegible]

(۶) جس صورت مین کہ اصول کے کسی بطن مین اختلاف ذکورت و انوثت ہو۔ اگر اوسی صورت مین کسی اصل کے عدد فروع بھی متعدد ہون تو اعلی خلاف پر تقسیم کرتے وقت اوس اصل کو حسب تعدد عدد فروع کے متعدد انکر (جس کے عدد فروع متعدد ہوں ۱۲) تقسیم کرین پھر ہر ایک اصل کے سہام اوسکے فروع کو دین جیسے (موجود ہیں ۱۲)

مسئلہ مثلہ ۱۲ تعصیب



(۷) جس صورتمین کہ اصول کے کسی بطن مین اختلاف مذکور ہو اگر اوسی صورتمین کسی اصل کے جہات فروع بھی متعدد ہون

تو اعلیٰ خلاف پر تقسیم کرتے وقت اوس اصل کو حسب تعدد جہات فروع کے متعدد مانکر تقسیم کریں - پھر ہر ایک اصل کے سہام اوسکے فروع کو دین

جیسے مسئلہ ۵ مسئلہ تصحیح ۲۸ موجودین ۱۲

بنت ابن	بنت بنت	بنت بنت
۴/۱۴ — ۲ بنت صالحہ ۲۲ — حامدہ — ۱۱ ، ۱۱	۳/۱۴	ابن بکر

دوسری صنف کا بیان

(۱) اگر سب درجے میں برابر ہوں تو اقرب باولیٰ ہوگا جیسے

مسئلہ ۵۳ | مسئلہ ۵۴

ام	ام	اب	ام
اب	ام	ام	ابا
ا	اب	اب	ام
	ا	ا	ام

(۲) ورثہ اگر سب ایک جانب کے نہ ہوں تو فریق اب کو ثلثین
یعنی اگر سب ایک نسب کے ہوں تو اگر آدہ — یعنی جو اب کی جانب کا ہو

دین اور فریق ام کو ثلث جیسے مسئلہ
یعنی جو ام کی جانب کا ہو

اب اب ام اب ام	ام اب ابنت ام

(پھر اگر کسی فریق کے اشخاص میں تعدد ہو تو اوس فریق کے حصے کو اون اشخاص پر باعتبار اون کے صفات کے تقسیم کریں)

(۳) ورثہ اگر اونکے اصول کے کسی بطن میں اختلاف بذکورت وانوثت نہ ہو

تو اونھین فروع موجودین پر للذکر مثل حظ الانثیین تقسیم کریں جیسے مسئلہ

(۴) ورثہ اون کے اصول کے جس بطن میں اختلاف ہو اوس بطن پر للذکر مثل حظ الانثیین تقسیم کرکے ہر ایک کے سہام اوسکے فروع موجودین کو دین

اب ابن ابنت	ام ابنت

۴۸

مسئلہ ۳۱ — (۵) اگر اصول کے کئی بطنون مین اختلاف ہو۔ تو اولاً اعلیٰ خلاف پر بطریق مذکور تقسیم کرین پھر حسب طریقہ مذکورہ صنف اول عمل کرین جیسے

مسئلہ تصحیح ۳۵

اب	اب	اب	اب
اب	اب	اب	ام
	۶/۳۰		۱/۵
اب	اب	ام ۹	اب
	۲۴	اب	ام
اب ۱۶	ام ۸	ام	ام
ام	اب	ام	ام
اب ۱۴	ام ۹	ام ۶	ام ۵

۱۷۹

تیسری صنف کا بیان

یعنی اولاد خواہران و دختران برادران و پسران برادران اخیافی ۱۲

(۱) اگر سب درجے میں برابر نہوں تو اقرب اولی ہوگا جیسے

مسئلہ
اخت
بنت
ابن
اخ
بنت
ابن

(۲) ورنہ اگر بعض ولد عصبہ ہوں اور بعض ولد ذوی الارحام تو ولد عصبہ اولی ہوگا جیسے مسئلہ

اخ لاب یا لاب و ام — ساقط — اخت
بنت — ابن
ابن — بنت

(۳) ورنہ خواہ سب ولد وارث ہوں یا سب ولد ذوی الارحام دونوں

یعنی اگر بعض ولد عصبہ اور بعض ولد ذوی الارحام نہوں تو خواہ ۱۲

صورتوں میں ان کے اصول (یعنی برادران و خواہران) پر تقسیم کرکے

ہر ایک کے سہام اوس کے فروع موجودین کو دیں جیسے

مسئلہ

اخت علاتی	اخ علاتی	اخت عینی	اخ عینی
بنت	بنت	بنت	بنت
۱	۲	۱	۲

مسئلہ

اخ اخیافی	اخ عینی یا علاتی	اخت اخیافی	اخ اخیافی
بنت	بنت	بنت	بنت

مسئلہ

(۴) جس صورت میں کہ سب ولد وارث یا سب ولد

ذوی الارحام ہون - اگر اوسی صورت مین کسی اصل کے عدد فروع

یا جہات فروع بھی متعدد ہون تو اصول پر تقسیم کرتے وقت

اوس اصل کو حسب تعدد فروع یا جہات فروع کے متعدد مان کر تقسیم کرین

جیسے مسئلہ

اخت لام	اخت لاب و ام	اخت لاب	اخ لاب
ابن	بنت	ابن	بنت
بنت		بنت	ابن
خالد		صابرہ حامدہ	زید

چوتھی صنف کا بیان

(١) اگر سب ایک جانب سے نہ ہون تو فریق اب کو ثلثین دین اور فریق

ام کو ثلث دین جیسے مسئلہ

خالہ لام	عمہ لاب و ام

مسئلہ

خالہ لاب و ام	عمہ لام

(پھر ہر ایک فریق مین اگر کوئی قرابت

مین اقوی ہو تو اوسی کو حصہ اوس فریق کا دین (٢) ورنہ جو قرابت

اقویٰ ہوا اولیٰ ہوگا جیسے

مسئلہ — عمہ عینی، عمہ علاتی

مسئلہ — عمہ علاتی، عمہ اخیافی — مسئلہ — خالہ عینی، خالہ علاتی

مسئلہ — خالہ علاتی، خالہ اخیافی (پھر اگر اس اقویٰ مین تعدد ہو تو حصہ اوس کا اوسکے اشخاص مین باعتبار اصول کے صفات کے تقسیم کرین)

چوتھی صنف کی اولاد کا بیان

(۱) اگر سب درجے مین برابر نہ ہون تو اقرب اولیٰ ہوگا جیسے

مسئلہ — مسئلہ — مسئلہ

(۲) ورنہ اگر سب ایک جانب کے نہ ہون تو فریق اب کو ثلثین دین اور فریق ام کو ثلث جیسے

مسئلہ — مسئلہ

قولہ لیکن ایک جانب سے نہون بلکہ بعض باپ کی جانب سے ہون اور بعض ماں کی جانب سے

قولہ فریق اب کو ثلثین دین اور فریق ام کو ثلث اس حالت مین وقت قرابت کا اعتبار نہین یعنی فریق اب کو ثلثین دین خواہ اقوی ہو یا اضعف ہو

(۳) ورنہ جو قرابت مین اقوی ہوا ولی ہوگا (۴) پھر فریق اب مین اگر اس اقوی مین کوئی ولد عصبہ ہوا ولی ہوگا (پھر اگر کسی فریق کے اشخاص مین تعدد ہو تو حصہ اوس فریق کا اون اشخاص پر باعتبار اونکے صفات کے تقسیم کرین)

خواہ فریق اب ہو یا فریق ام ۱۲

فصل خنثی کے بیان مین

(۱) خنثی اوسے کہتے ہین جو علامت ذکورت و انوثت دونون رکھتا ہو یا دونون مین سے ایک بھی نہ رکھتا ہو پس اگر کوئی جانب غالب ہو تو اوسے غیر مشکل کہتے ہین ورنہ مشکل (۲) خنثای مشکل کو مرد ٹھیرا دین اگر اوسے مرد ٹھیرانے سے کچھ نہ ملے یا کم ملے۔ اور عورت ٹھیرا دین

مردی ۱۲ — زنی ۱۲

یعنی اگر کوئی جانب غالب ہو تو غیر مشکل ہے ۱۲

جب عورت ٹھیرانے سے کچھ نہ ملے باہم ملے (۴) خنثای غیر مشکل کو مرد ٹھیرا دین
اگر جانب ذکورت غالب ہو۔ اور عورت ٹھیرا دین اگر جانب انوثت غالب ہو

فصل حمل کے بیان مین

(۱) حمل کے لیے ایک مرد کا حصہ رکھ چھوڑین اگر اوسے مرد ٹھیرا کر
زیادہ ملے۔ اور ایک عورت کا حصہ رکھ چھوڑین اگر عورت ٹھیرانے سے
زیادہ ملے۔ اور دونون صورتون مین ورثہ سے ایک شخص اس بات کا
کفیل لے لیا جاوے گا اگر حمل ایک سے زیادہ پیدا ہو تو جسقدر
استحقاق اوس کا زیادہ ہو ورثہ سے واپس کرا دیوے (۲) اکثر مدت
حمل کی دو برس ہی اور کمتر مدت چھ مہینے (۳) پس اگر حمل میت سے ہو

اور اگر مدت یا اوس سے کم پر پیدا ہوا اور پیدا ہونے سے

دو برس یعنی ۱۲

پہلے اوس کی ماں نے انقضائے عدت کا اقرار نہ کیا ہو تو مجھے

یعنی میت کی زوجہ ۱۲

اوس میت سے میراث ملے گی اور اوروں کو باعتبار اوس قرابت

کے اوس سے میراث ملے گی ورنہ نہیں۔ اور اگر حمل غیر میت سے ہو اور اول

یعنی حمل سے بعد اوسکے مرنے کے ۱۲

مدت یا اوس سے کم پر پیدا ہو تو اوس میت سے میراث پائیگا۔

اور اور لوگ باعتبار اس قرابت کے اوس سے پائینگے ورنہ نہیں

(۴) اگر حمل پیدا ہونے میں گیا۔ تو اگر سیدھا پیدا ہوا تھا اور

سینہ نکلنے تک زندہ تھا تو وارث ہوگا۔ ورنہ نہیں۔ اور جب

اولٹا پیدا ہوا تھا اور ناف نکلنے تک زندہ تھا تو وارث ہوگا

یعنی پہلے پاؤں نکلے تھے پھر باقی دھڑ ۱۲

ورثہ ہمین (۵) جب حمل پیدا ہو تو اگر کل حصے کا مستحق ہو جو اسکے
لیے رکھ چھوڑ گیا تھا فبہا ورنہ بقدر اوسکے استحقاق کے دیدین
اور باقی کو ورثہ پر بقدر اونکے حصہ رسدی کے تقسیم کرین

قد فرغت من تسویدہ فی اوائل شہر رمضان ۱۲۹۲ اثنین وتسعین بعد الف
ومائتین من ہجرة رسول الثقلین علیہ وعلی آلہ صلوات رب المشرقین

خاتمة الطبع الحمد للہ رب العالمین والصلوة علی سید المرسلین
کہ یہ کتاب علم فرائض مین نہایت مفید خواص وعوام تسہیل الفرائض
نام باہتمام حاجی غفران محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان
وتربیت یافتہ خدمت برادر معظم محمد مصطفے خان تغمدہما اللہ فی بحار الرضوان
مطبع نظامی واقع کانپور اوائل ماہ ذی قعدہ ۱۲۹۲ ہجری میں چھپی نقط

قطعات تاریخ سن تتائج طبع مولوی محمد عبدالصمد صاحب متخلص بصمد وکیل عدالت دیوانی غازیپور تلمیذ رشید جناب افصح الفصحا مولوی محمد عبدالعلیم صاحب متخلص بہ آسی ساکن ریپوری سلمہا الله الباری

بنوشت چہ خوش رسالہ حافظ — الله الله کمال تصنیف
گفتم صمد زپای باری — قل اخترع سال تصنیف
۱۲۹۲ھ

الیضاً

بخن گرامی صمد اشاعت — چنز زیباش گفتم رسالہ ز حافظ
صمد بہر تاریخ و تصنیف و طبع و نشر — بہ بہ گفتم رسالہ ز حافظ
۱۲۹۲ھ

الیضاً

صمد اس رسالے میں تو رش کے — دکھایا مصنف نے کیا زور طبع
نہ کیوں سال تصنیف و طبع ایک ہو — ہے تاریخ تصنیف تاریخ طبع ۱۲۹۲

قطعہ تاریخ سن تتائج طبع مولوی محمد عبدالاحد صاحب متخلص بہ شمشاد لکھنوی مدرس دوم عربی کلاس مدرسہ چشمہ رحمت غازیپور

ذی جوہر و باکمال و عالم — عبدالصمد باسم و پاک سیرت
ہم حافظ و ہم محدث آمد — محسود زمانہ ہم بصد آت
تالیف نمود در رسالہ ایں — یک نامہ منتخب عبارت
چون نامہ بشنید عزیز دلہا — از حسن بیان و با فصاحت

فکری کردم برائے تاریخ	ہاتف گفت نہ سال ہجرت
شمشاد بگو شگفتہ بادا	محبوب حدیقۂ وراثت

قطعۂ تاریخ از سید محمد نقی صاحب متخلص بہ کوکب خلف الصدق جناب سید محمد حسین صاحب پولیس انسپکٹر ضلع غازی پور

ہوئی فرمائش احباب پیہم	تو مولانا نے لکھا یہ رسالہ
کتاب ارہ وہین کی ہے خوب تحریر	فرائض کردئے ہین جملہ یکجا
نہ مشکل ہے نہ دقت ہے نہ محنت	ہے کامل اک نظر جسنے کہ دیکھا
خصوصاً صاحبانِ امتحان کو	تو یہ فرمان غیبی ہاتھ آیا
اسے جو یاد کرلیگا بلاشک	فرائض مین وہ پہلے پاس ہوگا
ہوئی کوکب کو فکر عیسوی سال	تو ہاتف نے وہین یہ قطعہ بھیجا

[illegible]

یہ اہلِ امتحان کو رات دن کیوں	عبث ہے فکر تحصیل فرائض
سنین وہ مژدۂ جانبخش مجھسے	نہیں ہے جسکو تکمیل فرائض
کہ بہرِ امتحان اک جلد لیکر	سبیلے ہر ایک تسہیل فرائض

[illegible]

تمت

العبد
محمد عبد الحمید [illegible]